

عِمَارَةُ الْأَوْقَاتِ بِمُطَائِفِ الْعِبَادَا
مَعَ بَيَانِ الدَّجَائِلِ وَالْإِسْرَافِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله على احسانه وانعامه حين اكثرا ونذكره ذكر الايمان في القلب استكبارا
صغيرا وكبيرا والصلوة والسلام على خير خلقه محمد المصطفى بالحق شيرا ونذرا
وعلى آله وصحبه الذين اصبح كل واحد منهم نبي في الدين هاديا وسراجا في الاسلام
منبرا اما بعد الله في جو زمين کو اپنے بندوں کا تابع کیا ہو سواس غرض سے نہیں کیا
کہ وہ زمین کے اطراف میں اونچے اونچے مکان محل بنا کر رہیں بلکہ اسی لیے کیا ہو کہ وہ
اس خاکدان فانی کو ایک فرد گاہ و مسافر خانہ جانیں اور اس مزرعہ آخرت سے ایسا
زاد راہ لین کہ جو انکو وطن اصلی کے سفر میں کام آئے اور عمل و فضل کے تحفے اپنے لیے
و خیر و کریم اور دنیا کے پھندوں اور ملک مقاموں سے بچے رہیں اور جان لین کہ
یہ عمر انکو اس طرح لیے جانی ہے کہ کشتی اپنے سواروں کو لیے جاتی ہے اس دنیا

میں سب لوگ مسافر ہیں اونکی پہلی منزل مہند ہے اور پچھلی منزل لحد اور وطن سب کا
 جنت ہے یاد ونخ اور عمر آدمی کی اوس عمر کا فاصلہ ہے ۵
 زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے یعنی آگے چلین کے دم لیکر
 برس اس فاصلے کے مرحلے ہیں اور جینے فرنگ ہیں اور دن میل ہیں اور شا
 قدم ہیں اور طاعت اس سفر کا سرمایہ ہے اور اوقات لیل نہار رس المال ہیں اور
 شہوات و اغراض و لذات اس راہ کے خار تگر اور راہزن ہیں اور نفع اس جگہ کا
 یہی ہے کہ مسلمان کو دارالسلام میں بڑی سلطنت اور پابند لغمت کے ساتھ اللہ کے
 دیدار برکت آثار سے کامیابی حاصل ہو اور ٹوٹا بیان کا یہ ہے کہ طوق و زنجیر قید
 و عذاب شدید و عقاب نار کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دور جا پڑے اس حالت میں جو
 شخص ایک سانس بھی غفلت کرتا ہے اور اس دم میں کوئی طاعت جو اللہ سے نزدیک
 کرے بجا نہیں لاتا تو وہ قیامت کے دن اتنا خسارہ اڑھائیگا جسکا کچھ اندازہ نہیں
 ہو سکتا ہے اسی خطر عظیم اور ارم ہولناک کے لیے اہل توفیق نے مستعد ہو کر لذات
 نفسانی و شہوات جسمانی کو بالکل چھوڑ دیا اور بقیہ عمر کو انفس مستعار کو غنیمت کی برائی بنا
 اور دن رات کو اللہ کے ذکر میں بسر کرنے کے لیے ہر وقت میں ایک جدا وظیفہ
 مقرر کیا تاکہ اوسن کر کے ذریعہ سے اللہ کا قرب طلب کریں اور طرف دار القرار کے
 سرگرم و ساعی ہوں سو طریق علم آخرت میں معلوم کرنا تفصیل و وظائف کا ضرور ہے
 اس لیے اس جگہ بعض عبارات احیاء العلوم وغیرہ کا ترجمہ لکھا گیا اور چند فصلوں میں

۴ بیان ان مراتب کا کیا گی

فصل اس بیان میں کہ مطہرت کرنا وظائف ماثورہ پرستہ ہر اللہ کے قرب کا

اہل بصیرت نے جان لیا ہر کہ نجات کی صورت بدون اللہ سے ملنے کے نہیں ہے
اور ملنا اللہ سے بغیر مرنے کے نہیں ہو سکتا ہے ۵

بی فنا ہی خود میسر نیست دیدار شما سیر و شد خویش را اول خریدار شما
اور ملنے کی راہ سوای اسکے کوئی نہیں ہے کہ بندہ اللہ کا محب اور عارف ہو اور اسی
حال پر رہ جائے اور انسیت و محبت بدون ذکر محبوب کے میسر نہیں آتی ہے اور نہ
معرفت اللہ کی ذات و صفات و افعال کے بدون فکر و ہی کے حاصل ہوتی ہے
اور سو اللہ اور اسکے افعال کے کچھ موجود ہی نہیں ہے حیرت اکا کل شئی ما خلا
ناطل + یعنی اللہ کا نام سچا جو نام ہے بجن دوام ذکر و فکر جب ہی میسر ہوتا ہے
کہ دنیا اور دنیا کے شہوات و لذات کو رخصت کر دے اور اس مقدار زائد
سے جو کہ زندگی کے لیے ضرور نہیں ہے علیحدہ ہو جائے ۵

کار دنیا کے تمام نکرد ہر چہ گیر مختصر گیرید

اور یہ باتیں اس وقت ہوتی ہیں کہ آدمی اپنے رات دن کے تمام اوقات
کو ذکر و فکر میں ڈوبا رکھے لکن نفس کی شرست یہ ہے کہ وہ ایک طرح کے ذکر و فکر
کرنے سے تھک جاتا ہے اور ایک طرز پر صبر نہیں کرتا لہذا نصیحت علی طعام واحد

اور اندر میں جھکتا ہے جب تک کہ بندہ نہ تکے اس لیے اس جبلت نفس کی بہی مٹاتا
 ضرور ہے کہ ہر وقت میں ایک نئے ڈھنگ کا وظیفہ اوسکے لیے چاہیے تاکہ
 اس تبدیلِ ذات سے اوسکی لذت بڑھے اور رغبت زیادہ ہو اور وہ غمت
 کی وجہ سے وہ ہمیشہ اوس فیض پر جاسے اس لیے تقسیم وظائف کی مختلف طور پر
 کی گئی ہے ذکر و فکر کا تمام اوقات یا اکثر ساعات کو حاوی ہونا چاہیے کیونکہ نفس
 اپنی طبیعت سے طرف لذات دنیا کے جھکتا ہے اگر نصف وقت دنیا کی تدبیرات
 و امورِ مباحہ کی خواہشوں میں صرف ہوگا اور نصف عبادت میں تو برابر فی و لون
 و قوتوں کی باقی رہے گی اس لیے کہ نصف اول کو میل طبع کی وجہ سے ترجیح ہوگی گو دیر
 کی بہت سے دونوں وقت برابر میں دل دنیا کی تلاش میں خوب صاف و مجرّد
 رہتا ہے اور عبادت کی طرف دل کا پھیرنا بناوٹ اور زبردستی سے ہوتا ہے لہذا
 عبادت میں دل کا اخلاص حضورِ کبھی میر آجاتا ہے اور کبھی زمین پس جو شخص خلعت
 میں حجاب جانا چاہے اوسکو ضرور ہے کہ وہ اپنے سارے اوقات طاعت
 و عبادت میں لگاے رکھے اور جو کوئی اپنے حنات کا پلہ بھاری رکھنا چاہے وہ
 اپنے اکثر اوقات اسی طاعت و عبادت میں بسر کرے اور جو شخص ایسا ہو کہ وہ کچھ
 اچھے کام کرتا ہے اور کچھ کام برے تو اوسکا معاملہ خطرناک ہے معذرا اللہ کے
 کرم سے ناامیدی نہیں ہے بلکہ معافی کی توقع لگی ہے خلط و اعلاصا و آخر سبحانہ
 ابیاقب علیہم رات دن کے اوقات کو ذکر و فکر میں لگاے رکھنا نور بصیرت

سے دیکھنے والوں کو تو منکشف ہو جاتا ہے لیکن اگر تکوین بصیرت نہیں ہے تو تم
 اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر نور ایمان سے خیال کر لو
 کہ ان خطابات سے کیا بات نکلتی ہے حالانکہ حضرت سب بندوں سے زیادہ ترقی
 و منزلت میں تھے جیسے یہ خطاب انک فی النہار سجدوا طویلاً اور فرمایا واذکرا
 ربکم بکرمہ واصبلاً ومن اللیل فتحد بہ پر یہ سوچو کہ جو بندے اللہ کے کامیاب
 ہیں اللہ نے ان کی کیا صفت بیان کی ہے تنجانی جنوہم عن المضاجع یدعو
 ربہم خوقاً وطعاً والذین یسبقون لربہم سجدوا ویاماً ما وکانوا
 قلیلاً من اللیل ما یصحون ویالایسعادہم لیستغفرون اس جگہ ان دونوں
 کی آیتیں بہت بہین آئے ہیں ثابت ہوا کہ اللہ کی طرف کا راستہ اوقات کی نگرانی اور
 اونکا وظائف سے معمور رکھنا ہے

غافل نہ اسی طائفہ کی نفس مباحث شاید ہمیں نفس نفس پسین ہو

فضل بیان میں اوقات طائف کے

دن کے سات طائفہ ہیں اور رات کے پانچ

پہلا وظیفہ دن کا صبح صادق کے نکلنے سے آفتاب کے وقت تک ہر آدھے
 اس وقت کی قسم کھائی ہے اسی وقت میں سورج کی چمک سیرات کا سایہ مٹ جاتا ہے
 آخرت کو اس وقت پہنچ کر نیک حکم دیا ہے فبہر بعد بک قبل طلوع الشمس فاذکرا

ربك بكرة واصيلا ومن اناء الليل فصبغ واخراف النهار لعلك ترضى
 پس جو وقت جاگے اس کا ذکر کرے کہ الحمد لله الذی احسانا بعد ما اماننا
 والله الشکور حاجت ہو تو پاخانے میں جاے دعا اول و آخر کی جو حدیث میں آئے
 ہے پڑھے پہر سو اک کرے پھر اسی طرح وضو کرے دعا بعد الوضو کو پڑھے اور سنتین
 فجر کی اگر گھر میں نہ پڑھے ہوں تو مسجد میں پڑھ کر دعائیں شغول ہو جائے ورنہ دو گنا
 تحیت پڑھ کر انتظار جماعت کا کرے حضرت صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے
 اور دوبارہ دو رکعت سنت قبل صبح فرماتے تھے کہ یہ دو رکعتیں نیا وافیا
 بہترین رواہ مسلم و الترمذی و سلفی مسلم کا یہ ہوا احباب الی من الدنیا
 جمعہ عائشہ کہتی ہیں حضرت جیسی خبر گیری ان دو رکعات کی کرتے کسی نماز نفل
 کی نہ کرتے رواہ الشیخان و ابوداؤد و النسائی و ابی خزیمہ حدیث ابن عمر رضی
 آیا ہو کہ قل ہو اللہ احد براثر ثلث قرآن کے ہے اور قل یا ایہا الکافرون برابر چوتھا
 قرآن کے حضرت انکو دو رکعت سنت صبح میں پڑھتے اور فرماتے فیما بین اللہ
 رواہ ابویعلیٰ باسناد حسن الطبرانی فی الکبیر و اللعطلہ پڑھائی کر وٹ پر ایک لکھ بیٹھا سینت ہے
 سلمان کو جماعت کسی وقت کی چوڑا ناچا ہے خاص کر صبح و عشا کی کہ ان دنوں میں ثواب زیادہ ہے
 اور اگر اس قدر بیٹھے کہ نماز اشراق بھی پڑھ لے تو پورے ایک حج کا ثواب ملتا ہے
 سلف کی عادت یہ تھی کہ مسجد میں صبح ہونے سے پہلے جایا کرتے تھے نماز اشراق
 کا نام حدیث میں نماز ضحیٰ بھی آیا ہے حدیث ابو ہریرہ میں اسکو دو رکعت فرمایا ہے

رواہ الشیخان اور وصیت کی تھی کہ کہی اوسکو ترک نماز رواہ اہل السنن حدیث
 عقبہ بن عامر مین فرمایا ہو بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور ایسا ہو جاتا ہی جیسے کہ
 اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا رواہ ابوبعلی اور حدیث بریدہ مین فعاً آیا ہو کر ان
 مین تین سو ساٹھ جوڑ مین ہر جوڑ پر ایک صدقہ یہ دو کشتین اونسے کفایت کرتی ہین
 رواہ احمد و ابوداؤد و ابن حزمۃ و ابن حبان غرض کہ سوچ بکنے تک چار طرح کا
 وظیفہ ہر دعا ذکر یعنی تسبیح تلاوت قرآن فکر الفاظ دعا و ذکر کے رسالہ غفرل احبۃ
 مین لکھے گئے ہین مگر پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہو کہ ہر کلمے کو تین بار یا سات بار کہے
 اور اکثر یہ ہو کہ سو بار یا ستر بار پڑھے اور اوسط درجہ یہ ہو کہ دس بار پڑھے اوسط پر
 غالباً مداومت ہو سکتی ہے اور وہی کام بہتر ہے جس پر پیشگی نہہ جائے اگرچہ چھوڑا ہو
 اور جس دعا و ذکر کی تعداد خود حدیث مین آچکی ہے کہ اوسکو اتنی بار پڑھو اور قصر
 کرنا عمل بالحدیث کرنا ہو ایک ہی کلمے کو سو بار پڑھے اس سے یہ بہتر ہے کہ چند کلمات
 کو دس دس بار پڑھے اس لیے کہ ہر کلمے کی فضیلت جدا ہو اور نقل کرنے سے نفس کو
 راحت اور اکتانے سے امن ملتا ہو قرارت قرآن مین منتخب یہ ہو کہ وہ آیتین
 پڑھے جنکے فضائل احادیث مین آئے ہین جیسے سورۃ فاتحہ و آیتہ الکرسی اور آسن
 الرسول تا آخر سورۃ بقرہ و سورۃ نکاح و ہر چار قل یا مسبحات عشر قبل طلوع
 وغروب آفتاب کے یعنی پہلے فاتحہ و متوذتین و اخلاص و کافرون و آیتہ الکرسی
 سات سات بار پڑھے اسکی فضیلت بی انتہا ہو پر شیخان اللہ و الحمد للہ و لا الہ

۱۔ اللہ واللہ اکبر سات بار پھر درود سات بار پھر استغفار سات بار پھر دعا
سات بار آمین بان باپ اور سارے مؤمنین و مؤمنات کے لیے دعا کرے
اس وظیفے سے سارے گناہ کبیرہ بخشے جاتے ہیں سپر اپنی معمولی منزل بھی بڑھانے
یا اتنے ہی پر اکتفا کرے دونوں صورتیں اچھی ہیں کیونکہ قرآن مجید میں ذکر و فکر
و دعا سب کا ثواب ہے بشرطیکہ سوچ کر پڑھے حدیث ام حبیبہ میں محافظت پر بارہ رکعت
کے رات دن میں بڑی ترغیب فرمائی ہے کہا ہے جو بندہ مسلمان اللہ کے لیے ہر نین
بارہ رکعت تطوع یعنی نفل سوای فرض کے پڑھتا ہے تو اللہ اسے اس کے ایک گھر
جنت میں بناتا ہے قرآن مسطورہ و اود و النساء فی ترمذی نے بیان ان بارہ رکعت
کا یون زیادہ کیا ہے چار قبل ظہر اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو
بعد عشاء کے اور دو پہلے صبح کے عائشہ کا لفظ رفعا یہ ہے کہ جس نے مواظبت کی بارہ
رکعت پر رات دن میں وہ جنت میں جائیگا قرآن النساء فی و هذا العطاء والتمنایہ
و اہم مباحثہ فکر کو یہی اپنا ایک معمولی ٹھہرا لے فکر کا ذکر ہے جسے رسالہ کشف الستر
میں کیا ہے مجموع فکر دو امر میں ہوتی ہے ایک علم معاملہ میں مثلاً اپنے نفس سے گشتہ
خطاؤں اور گناہوں کا حساب ہے اور یوم حاضر کے وظائف پڑھے اور مولف
خیر کو دور کرے اور اپنے اعمال اور مسلمانوں کے معاملات میں نیت خیر کو حاضر
کرے دوسرے فکر علم کا شغف میں ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کی ظاہری و باطنی نعمتوں
میں اور ان کے بے درپے آنے میں فکر کرے تاکہ معرفت زیادہ ہو اور بہت سا

شکر بن بڑے یا اللہ کے عقوبات کو سوچے کہ اس سے قدرت معبود کی شناخت
 بڑھے اور اتقامات سے زیادہ ڈرے آن امور میں سے ہر ایک امر کے بہت سے
 شعبے ہیں کہ بعض اشخاص کو انہیں فکر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے اور بعض کو نہیں
 پہر جب فکر کرنا اگیا تو یا شرف عبادات ہو کیونکہ اس میں فکر خدا ہی ہو اور معرفت
 و محبت ہی ہو عارف کی محبت ایسی ہو جیسے محبوب کے دیکھنے والے کی ہوتی ہے
 یا کیا ذات ہو تیری کہ ندیدہ ہو مجھے دیدہ نظر آتا ہو شنیدہ ہو کر
 اور ذاکر کی محبت ایسی ہو جیسے سننے والے کی ہوتی ہو

شنیدہ کے بود نہت دیدہ

حدیث میں فرمایا ہے لبس الخبز کا لمعا بنۃ لکن ایسے لوگ کم ہیں جن پر یہ دروازہ کھلے
 جمہور خلق کو انہیں امور میں فکر میر ہوتی ہے جو علم عالم میں مفید ہو اس فکر کا فائدہ
 بھی بہت ہو اگر یہی بات آئے انہم غنیمت ست کہ عمرت دراز باد با بجلد طالب
 آخرت کو چاہیے کہ ان چار چیزوں کا یعنی دعا و ذکر و قرأت و فکر کا وظیفہ صبح کی
 نماز کے بعد کر لے اصحاب حضرت اس وقت میں ہمیشہ مشغول ذکر رہتے تھے اور روزہ
 رکھتے کہ یہ سپر ہے

دوسرا وظیفہ دن کا اشراق سے چاشت تک ہو یعنی زوال نیم روز تک یہ وقت اگر
 دن کو بارہ گھنٹے کا فرض کریں تو تین گھنٹے دن چڑھے چاشت کا وقت ہو جائیگا
 یعنی چار پہر میں سے ایک پہر گزر گیا اس ایک پہر میں دو وظیفے زائد ہیں ایک

نماز چاشت چار یا چھ یا آٹھ رکعت پھر ہر دن چڑھے حدیث ابو الدرداء میں دو
 اور چار اور چھ اور آٹھ اور بارہ تک آئی ہیں اور بارہ پر فرمایا ہے اللہ لہ بیک
 الجنة رواہ الطبرانی ورواہ نقاب اور حدیث ابو امامہ میں دو یا چار رکعت
 پر فرمایا ہواں مابین صومہ و حل الحہ رواہ الطبرانی و اسنادہ معاد
 ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جنت میں ایک روزہ ہو اسکو بھی کہتے ہیں چاشت
 جب دن قیامت کا ہو گا ایک منادی ندا کرے گا کہ ان میں وہ لوگ جو ہمیشہ نماز چاشت
 پڑھا کرتے تھے یہ تمہارا روزہ ہے تم آئیں اللہ کی رحمت سے داخل ہو سواہ
 الطبرانی فی اکلا ووسطہ و سرے کسی بیمار کی عیادت کرنا یا جنازے کے ساتھ جانا
 یا بر و تقویٰ پر بد کرنا یا مجلس علم میں جانا کسی کا کام کر دینا اور اگر ان میں سے کوئی
 کام نہ ہو تو پہرا و نمین چار وظائف کی طرف رجوع کرے دعا و ذکر و قراوت و فکر
 یا نماز نفل پڑھے

تفسیر وظیفہ دن کا چاشت سے لیکر زوال تک ہے مراد اس سے چوتھائی دن کا
 چڑھنا ہے کیونکہ ہر تین گھنٹوں کے بعد نماز کا حکم ہے مثلاً تین گھنٹے بعد طلوع کے
 گزریں تو نماز چاشت کا وقت ہے ہر تین گھنٹے بعد ظہر کا وقت ہے ہر تین گھنٹے
 بعد عصر کا وقت ہے ہر تین گھنٹے بعد مغرب ہے اور چاشت مابین طلوع و زوال کے
 مثل عصر کے ہے مابین زوال و غروب کے فقط اتنا فرق ہے کہ چاشت فرض
 نہیں ہے اور عصر کی نماز فرض ہے اس وقت کا وظیفہ وہی امور اربعہ ہیں دو

امرنائے ایک کسب معیشت ساتھ صدق و ایمان داری کے ہمیں بھی اللہ کا ذکر نہ ہوئے حال
 لائے ہم بخارہ و کلا سعید و کلا سعید دست بکار دل پیار پر جب ہر روز کے کمانے پر قادر ہو تو اسی
 روز کی کمائی پر اکتفا کرے لیکن ایسے شخص بہت کم ہیں جو یہ جانیں کہ ضروری چیز کا مقدار کیا ہے
 سلف کہتے تھے یوم جدید و رزق جدید اور دسویں جہی کی زیادہ مال پر نفع نہ لیتے دوسری دو پہر کا
 سونا ہی اور سنت ہے کہ چونکہ اس رات کے جاگنے پر بددلتی ہے اور اگر رات کو نہیں اچھٹتا ہے اور دن کو
 بھی نہیں سو یا تو یہ کہ پہلے چیر نہیں ہے غالباً اہل غفلت میں ہلکیا گپ ہانکیا گاسے سونا ہی بہتر ہے
 کیونکہ نوم و سکوت میں ہر بلاستی ہے بعض کا برے کہا ہے لوگوں پر کیا ایسا زمانہ آئیگا کہ اوس میں سونا
 اور خاموشی ہنسنا اور نکر سب اٹال سے افضل ہوگا لیکن جو کوئی سوئے وہ زوال سے و تاسا پیشہ جاگے کہ
 وضو کر کے مسجد میں نماز کے وقت پہلے جا پہنچے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور اگر دن کو نہ سوئے
 اور نہ کمائی میں ہے بلکہ نماز و ذکر میں تو پہاؤ کا کیا پوچھنا کہ عبادت کے لیے
 یہی وقت افضل ہوتا ہے کیونکہ اس وقت لوگ اللہ سے غافل اور ترددات و دنیا میں
 مبتلا ہوتے ہیں اور رات کی عبادت کا تدارک اس وقت میں ہو جاتا ہے ایک معنی
 اس آیت کے یہ بھی ہیں و هو الذی جعل اللیل والہما رحلفۃ یعنی انہیں ایک دوسرے کا

نائب ہو تدارک کافات میں

چوتھا وظیفہ دن کا زوال سے لیکر نماز ظہر سے فارغ ہونے تک ہے اس وقت میں
 آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے بعد سنت فرض کے
 نوافل پڑھے اور بڑی بڑی سورتیں یا آیتیں فرض میں پڑھے جیسے سورہ بقرہ یا

خزیمۃ وابن حبان ام حبیبہ کا لفظ یہ ہے جو جسے محافظت کی چار رکعت قبل عصر کے
 بتاتا ہوا واسطے اور سکے ایک گھر جنت میں رواہ ابو یعلیٰ ام سلمہ کا لفظ یہ ہے
 حرام کر دیتا ہوا واسطے بدن کو آگ پر رواہ الطبرانی فی الکبیر حدیث ابن عمرو
 میں فرمایا ہوا غسہ لکنا رواہ الطبرانی فی الاوسط علی بن ابی طالب کا لفظ
 رفعایہ ہی ہمیشہ پڑھتی ہے میری امت چار رکعت قبل عصر کے یہاں تک کہ چلتی ہے
 زمین پر مغفور ہو کر ختمائے وجوباً و قطعاً رواہ الطبرانی و هو غیبیہ پر آفتاب کے
 زرد ہونے تک ہر چار امزدہ کو میں مصروف رہی بہترین یہ کہ تلاوت قرآن کرے
 امین دعا و ذکر و فکر سب آگیا گویا پارون و طیفون کا ثواب ملا

سأتوان و طیفہ دن کا آفتاب کے زرد پڑ جانے سے شروع ہوتا ہی غروب
 سے پیشتر ہے بطرح وقت صبح صادق کا طلوع سے پیشتر تھا سلف اول روز کے
 نسبت آخر روز کے تعظیم زیادہ کرتی تھی اول روز کو دنیا کے لیے رکھتے تھے
 اور آخر روز کو آخرت کے لیے اس وقت تسبیح و استغفار باخصوص سب ہے
 آفتاب سطح ڈوبے کہ استغفار پڑھ رہا ہو جب اذان سنے تو یون کہے اللھم
 هذا اقبال لیلک و ادبار فارقک و اصوات دعائک فاغفر لی پر نماز مغرب
 پڑھے آفتاب کے ڈوبنے پر دن کے اوقات تمام ہو جاتے ہیں اب اپنی حالت
 کا ملاحظہ کر کے اپنے نفس کا حساب لے کیونکہ اس راہ کی ایک منزل قطع ہو گئی
 اگر یہ روز برابر روز گزشتہ کے ہوا تو خسارہ رہا اور اگر نسبت گزشتہ کے برابر

تو ملعون ٹھہرا پس اگر اپنے نفس کو دیکھے کہ تمام دن خیر کی کثرت میں رہا تو کلفت سے بری و حذر ہا تو یہ ایک شروہ ہوا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اوسنے توفیق دی اور اپنی راہ میں ثابت قدم رکھا اور اگر دیکھے کہ دن میں کچھ خیر اچھی طرح نہیں بن پڑا تو پہر رات نین کی نائِب ہو یا عکس جو تصور دن میں ہوا ہو اس کا تدارک رات میں کرے کہ ان الحسنات بذہن السبعات ذلک دکی الذی اکربن حدیث عمر بن خطاب میں فرمایا ہر مں نام عن حرہ او عن شیئ منہ فعمرأہ فمادن صلوة الفجر و صلوة الظهر کب له کاعا و اء مں اللیل و اء مسلم و اء داود و الذمذی و اللساقی و ابن ماحہ و ابن حرمہ پراسہ کا شکر کرے کہ اوسنے بدن کو تندرست رکھا اور رات بہر کی زندگی باقی رہی کہ اوسمین تدارک خطا کا ہو سکتا، سوچ کے ڈوبنے پر دلمین یہ بیان کرے کہ زندگی کے دن کا بھی ایک خربہ کہ اوسمین آفتاب حیات کا ڈوب جائیگا کہ پہر کہی نہ نکلیگا اور اوسدم تدارک اور عذر کرنیکا دروازہ بند ہو جائیگا حیات چند روزہ ہو وہ بیشک گزر جائیگی اویکے گزرتے ہی سوت کا دن سر پہ اکٹرا ہوگا

تو بہار انفس باز پسین دست روست بیخیر ویر رسیدی در محل بستند

فصل رات کو پانچ وظیفے ہیں

پہلا وقت غروب آفتاب سے آخر سرخی شفق تک ہو جبکہ نہ ہننے کے بعد عشا کا وقت آجاتا ہو اسوقت کا وظیفہ یہ ہو کہ مغرب کی نماز پڑھے اور پھر عشا

و اسناد و جید

دوسرا وقت ابتدائی عشا سے لوگوں کے سونے کے وقت تک ہر چار نفل
 فرض عشا سے پہلے اور چہ بعد عشا کے پڑھے پہلے دو پڑھے پہر چار پڑھے اور انہیں
 خاص آیتیں پڑھے جیسے آخر بقرہ و آیت الکرسی و اول حدید و آخر حشر یا تیر و رکعت پڑھے
 کہ آخر اذکار و تر ہو حضرت نے اس سے زیادہ کھتین نہیں پڑھیں ہو شیاء آدمی وقت
 ان تیرہ رکعات کا اول شب میں ٹھہر لیتا ہے اور قوسی آخر شب میں پڑھتا ہے احتیاط
 اسی میں ہے کہ اول شب اختیار کرے کہ شائد پہلے کو آنکھ نہ کھلے ورنہ آخر شب افضل تر
 ہے جسکو عادت تہجد کی ہو وہ و تر پڑھ کر سوئے حضرت نے و تر کو اول و اوسط
 و آخر شب میں سحر تک پڑھا ہے و تر کے بعد سبحان الملك القدوس الخ کے حدیث شانس
 میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا چار پہلے ظہر کے جیسے چار بعد عشا کے اور چار بعد
 عشا کے جیسے بار شب قدر کے رداء الطبرانی براہ کمال لفظ یہ ہے کہ جس نے پڑھیں
 چار پہلے ظہر کے گویا رات کو تہجد پڑھا اور جس نے پڑھیں چار بعد عشا کے وہ برابر تہجد
 کے ہیں ابن عمر کا لفظ یہ ہے جس نے پڑھی نماز عشا کی جماعت میں اور پڑھیں چار کھتین
 مسجد سے باہر نکلنے کے پہلے تو وہ برابر شب قدر کے ہیں رداء الطبرانی فی الکبیر
 تفسیر اوقات سونا ہے اسکو وظیفہ جانتا کہ رمضان مہینہ سونے کے آداب معنی
 ہوتے ہیں تو سونا عبادت میں شمار ہوتا ہے یہ دس ادب ہیں اول طہارت و
 سواک کرنا بندہ جب طہارت پر سوتا ہے تو اسکی روح عرش تک جاتی ہے اسلیے
 خواب و سکا سچا ہوتا ہے اور بی طہارت کا خواب پر اگنڈو پریشان ہوتا ہے

سحر کرشمہ وصلش بخواب میدیم زہی مراتب خوابے کہ بہ زبیدارستی
 حدیث ابن عمر میں فرمایا ہر من بات ظاہر اناث فی ستعارۃ ملک فلا یسد عطف
 الا فاک الملک اللہم اعزل عبدک فلان فانہ مات ظاہرا رواہ ابن حبیب
 فی صحیحہ حدیث معاویہ بن جبل میں فرمایا ہر ما من مسلم یسبت ظاہرا فنبعاز من
 اللیل فیسأل اللہ خیرا من امرالدنیا والاخرۃ الا اعطاه اللہ اما رواہ اودا
 والنسائی وابن ماحہ ووم سواک ووضو کا پانی سر ہانے رکے رات کے اوٹھنے
 کی نیت سے اگر آنکھ نہ کھلے گی تب بھی بوجہ نیت کے ثواب تہجد کا ملکا سوم وصیت
 لکھ کر سر ہانے رکھ لے کیونکہ سونے میں قبض روح کا ڈر ہر اس لیے وصیت کر کہ تجاہ
 ہو جو بی وصیت مر جاتا ہو اس کو عالم برزخ میں اجازت ہونے کی قیاست تک
 نہیں ہوتی چہارم ہر گناہ سے تائب و صاف دل ہو کر سونے نہ کسی کے ستانے
 کا ذکر اپنے جی میں کرے نہ اوٹھنے کے بعد کسی گناہ کا ارادہ ہو ایسے شخص کے گناہ
 بخشے جاتے ہیں چھم عمدہ بستر و نرم چھونے سے آرام طلب نہواہل صدف زمین پر
 سوتے تھے کچھ نیچے اپنے نہ ڈالتے کہتے کہ ہم خاک سی بنے ہیں اور پہاڑی خاک
 میں جائینگے لکن اگر کسی سے یہ شفقت نہ اوٹھے تو وہ وسط درجے کا بستر بچا ہے
 ششم جب تک نیند غالب نہو نہ سوے زبردستی نیند کو اپنے اوپر نہ لے سکتا
 سونا غلبہ نوم میں ہوتا تھا اور کھانا فاقے کی صورت میں آوری بولنا ضرورت کی قوت
 اس نے فرمایا ہو وکانوا فلیلا من اللیل مایجمعون اور زبردستی جاگے بھی نہیں

ہشتم قبلہ رخ ہو کر سووے یہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ چت لیٹے اور تباہ
 قبلہ کی طرف رہیں بیسے مرنے والا لٹایا جاتا ہے دوسرے یہ کہ دہنی کروٹ پر
 لیٹ کر مونہہ اور سامنے کا حصہ بدن کا قبلہ کی طرف کرے ہشتم سونے کے
 وقت دعا مانگے اور کہے یا سہلک نبی وصعت حتی وک ارفعہ واعمرہ
 اللہم یا سہلک صوب واجبی اور آیۃ الکرسی اور آخر بقرہ پڑھے علی مرتضیٰ نے
 کہا ہے مجھے نہیں معلوم ہوتا کہ جسکی عقل پوری ہو اور وہ بے پڑھے آخر بقرہ کے
 سورے اور پچیس بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے یہ
 چاروں کلمے ملکر سو بار ہو جاتے ہیں اور حدیث علی بن ابی حمزہ کا پڑھنا بھی تیرہ
 آیا ہے قرآن الکریم اور پڑھنا کلمہ رد شرک کا بھی ضروری تاکہ عقیدہ توحید پائے
 اور اگر مر جائے تو موجود مرے وہ کلمہ یہ ہے اللہم انی اعوذ بک من ان
 اشرک بک شیعاً وان اعلی بک واسع عرک لما لا اعلم یہ حضرت
 نے نوافل سے کہا تھا قل یا ایہا الکافرون پڑھ کر سو کہ یہ باریت ہے شرک سے دور
 اودود والتمدی وان حبان وصحیہ الحاکم عریض بن ساریہ کہتی ہیں حضرت
 سونے سے پہلے سبحات پڑھتے اور فرماتے ان یمین ایہ حیر من الف انہ زائم
 اودود والتمدی وحسنہ والسنائی اہل علم نے کہا مرا سبحات سے چہ سورین
 بن حدید وشر و صفت وجمعہ و تعابین و سج اسم ربک لا اعلیٰ حدیث انس میں آیا ہے
 کہ جب تونے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور فاتحہ الکتاب اور قل ہوا پڑھی تو اب تو

ہر شے سے امن میں ہو گیا مگر موت رواہ الدار و اسناد صحیحہ اسی طرح پڑھنا
 معوذتین کا بھی وقت سونے کے حدیث صحیح سے قولاً و فعلاً ثابت ہوا اسی طرح
 پڑھنا لا اے کہ کا تا قدیر اور لا حول کا تا عظیم حدیث ابو ہریرہ میں نفع آیا ہے پھر فرمایا
 غفرلہم الذنوبہ ولوکانت الکر من زبد البحر رواہ ابن حبان والنسائی
 ثم سوتے وقت یہ دہیان کرے کہ سونا ایک طرح کا فرما ہو اور جاگنا ایک طرح کا
 جی اٹھنا اور اپنے دل کو ٹٹولے کہ او سپر کیا چیز غالب ہے محبت خدا و تعالیٰ یا محبت دنیا
 پھر یقین کرے کہ میری موت بھی اسی حال پر ہوگی جو دل پر غالب ہو اور اسی چیز پر
 المرع مع صاحب و تھنہن کا معنی فزع چویر و مبتلا سیر و چو خیز و مبتلا خیسندہ
 وہم جب جاگے اور کروٹ لے تو دعا پڑھے یا تسبیح کرے یا استغفار اور کوشش کرے
 کہ سوتے وقت سب سے پہلے دل پر اسد کا ذکر جاری ہو اور جاگتے کی وقت بھی سب اول
 ذکر اسد کا موندہ سونگے کہ محبت کی پہچان ہے جب صبح کو آنکہ کہلے کہلے الحمد للہ اللہ

احسانا بعد ما اماننا والی اللہ شور

چوتھا وقت رات کے و طے کا آدھی رات کے گز جانے سے شروع ہوتا ہے
 اور اتنا اوسکی اوس وقت تک کہ چھٹا حصہ باقی رہ جائے اوس وقت اٹھ کر تہجد
 پڑھے یہ وقت دن کے اوقات میں زوال کے بعد کی وقت کی طرح ہے کہ وہ نکا
 بیچا بیچ ہے اور یہ رات کا ٹھیکے رسیان اوس وقت عرش اہر تابا ہو اور اسد آسمان
 دنیا پر نزول فرماتا ہو اور ہر کسی کی دعا و استغفار و سوال کو قبول کرتا ہو اوس وقت

کے ادعیہ ماثورہ اور ترکیب نماز تہجد کی اور قراءت آیات و سور کے حسن صید وغیرہ
میں لکھتے ہیں اور انکو یاد کر کے پڑھتے ہیں

پانچواں وقت رات کے وظیفے کا چٹا حصہ پہلا ہے جس کا نام وقت سحر ہے اور قال بنگا
و ناکلا سحر اہم يستعفون یہ وقت فجر کے وقت کے قریب ہے جو وقت کہ رات
کے فرشتے جاتے اور دن کے فرشتے آنے کو ہوتے ہیں وظیفہ اس وقت کا نماز نکر
اور صبح صادق ہو جاوے تو اب وقت وظائف شب کا جاتا رہا دن کے اوقات
شروع ہو گئے اوٹھ کر فجر کی سنتیں پڑھے اکابر سلف ان باتوں کے سوا ہر روز
چار باتیں اور بھی استحباً کرتے تھے روزہ رکھنا صدقہ دینا اگرچہ ذرا سا ہو بیجا کو
پوچھنا جنازے پر حاضر ہونا اور اس بات کو برا جانتے تھے کہ سارا دن گزر جائے
اور کچھ خیرات نہ کریں گو ایک خرما یا پیاز یا روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو حدیث میں
آیا ہے آدمی قیامت میں اپنے صدقے کے سایہ کے تلے رہے گا اور فرمایا ہے انھا
النار ولو یسوقہ سلف سائل کا پھیر دینا اچانہ جانتے تھے عائشہ نے ایک سائل
کو ایک دانہ انگور کا دیا تھا حاضرین نے تعجب کیا کہا اللہ نے فرمایا ہو میں نے عمل
مصنوع ذرۃ خیر ابدیہ اور اس دانے میں تو بہت سوزنوں کا وزن ہے

فصل تاجر آخرت چہ حال سے خالی نہیں ہے

عابد ہے یا عالم یا طالب علم یا حاکم یا پیشہ ور یا مٹو حد کہ واحد احد میں ڈوبا رہتا ہے

اور سوا خدا کے کسی طرف التفات نہیں کرتا مگر قیل

دلارا سے کہ داری دل در بندہ دگر چشم از ہر عالم فرو بند
سوان کے فطیفے الگ الگ ہیں عابد وہ ہی جو نری عبادت کا ہو رہے سوا
کوئی دہنڈا او کو نہوا اگر عبادت چھوڑے تو نکلتا بیٹھا رہے اسکے وظائف ہی
ہیں جو رات دن کے اوقات میں گزر چکے اور یہ ہی دو زمین کہ اوسکے طفول
میں تھوڑا سا اختلاف ہو اس طرح کہ اکثر اوقات نماز یا تلاوت یا سبحان یا صد کہنے
میں متفرق کرے صحابہ میں کوئی ہر دن بارہ ہزار بار تسبیح کرتا تھا اور کوئی تیس ہزار
بار اور کوئی تین سو رکعت پڑھتا اور کوئی چھ سو اور کوئی ہزار رکعت اور کم سے کم
رات دن میں سو رکعت مروی ہیں پھر کوئی ایک ن میں ایک ختم یا دو ختم کرتا اور کوئی
ساری رات ایک ہی آیت کی تکرار و تدبر میں گزار دیتا حکایت کزین درہ
مکہ معظمہ میں ٹہیرے ہوئے تھے ہر دن ستر طواف سات پہیروں کے ساتھ کرتے
تھے اتنی ہی ہر رات میں معذرات میں دو ختم قرآن کے بھی کر لیتے احسا سے
دنات کے طواف میں قریب تیس کوس کے مسافت پڑتی ہو اور ہر سات پہیروں
کے بعد دو رکعت طواف بھی پڑھتے یہ سب وسواسی کتین ہوئیں اور دو ختم کی
تو بہت بڑی مشقت ہوئی اور اگر کوئی تین دن میں ایک ختم کرے تو فیصل اور کا فحی
تربست صحیح ہوگا افضل وظائف یہ ہو کہ نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کو مائل و تدبر
و تفکر کے ساتھ پڑھے اور یہ مذہب پڑھے تو جس چیز کا اثر دل پر زیادہ ہو او کو کھڑی

کیونکہ مطلبِ وظیفے سے دل کا ترکیہ اور پاک کرنا اور ذکر خدا کے زیور سے او کو
 آہستہ کرنا یہی بات جس دعا و ذکر و تسبیح و تہلیل و استغفار میں میسر ہو اسی کی طرف
 نقل کرے تخریجی نے کہا ہو ایک قسم سے دوسری قسم کو بدلتے رہنا ہلکا پہ معلوم
 ہوتا ہو کیونکہ او کتابا انسان کی شرت ہی عالم وہ ہو کہ فتویٰ سے پڑ جائے
 تالیف کرے اسکا وظیفہ عابد کے وظیفے سے جدا ہے اسلیے کہ اسکو تب کا مطالعہ
 کرنا اور تصنیفات میں لگا رہنا اور پڑھنا پڑھنا امر ضروری ہے اور انکے یقوت
 و رکار ہے وہ اگر انہیں کاموں میں ڈوبا رہے تو بعد فرائض و سنن کے کوئی چیز
 اس سے بڑھ کر نہیں ہو رسالہ ضرور شمس وغیرہ میں فضائل علم و علما کو دیکھنا چاہیے
 یہ اسلیے کہ علم میں ذکر الہی پر موانعت اور اسکے رسول کے اقوال میں تامل کرنا
 ہوتا ہے اور لوگوں کو فائدہ پہونچانا اور طریق آخرت سکھانا اکثر مسائل ایسی ہیں
 کہ طالب علم انہیں سے ایک مسئلہ سیکھ کر اپنے عمر بہر کی عبادت کی اصلاح کر لیتا ہے
 اگر او کو نہ سیکھتا تو ساری محنت بیکار جاتی وہ علم جو عبادت پر مقدم ہو علم آخرت
 ہے جسکی ترغیب لوگوں کو دینی دنیا میں او کو زائد بنائے اور جب لوگ او کو
 وہ طریق سلوک طریق آخرت کے سیکھیں تو او کا مددگار ہو وہ علم مراد نہیں ہو جس
 مال و جاہ کی ہوس پڑے عالم کو چاہیے کہ صبح سے سورج نکلنے تک ذکر و وظیفہ
 میں ہے اور طلوع کے بعد سے دوپہر تک پڑھانے میں گزارنے اگر طالب علم
 آخرت کے لیے پڑھتا ہو ورنہ وہ وقت اپنا فکر میں صرف کرے اور مشکلاتِ علوم

وینہ کو سوچے پر دوپہر سے عصر تک تصنیف تالیف یا کتاب بینی میں صرف کرے
 اور اسکو بجز کمانے پینے پلا پٹانے جانے اور نماز فرض ادا کرنے اور ذرا سانسو کے
 کسی وقت میں ترک نہ کرے اور دکانوں یا بھی ایسی صورت میں ہو کہ دن بڑا ہو پھر
 عصر سے سورج کے زرد ہونے تک علم تفسیر و حدیث و علم مفید کا درس دے جب
 آفتاب نہ رہو گیا تو اب تیج و استغفار میں مشغول ہو اس وقت میں کوئی حصہ دن کا
 اعمال اعضا سے خالی نہ رہیگا اور دل بھی حاضر رہیگا رات کا وظیفہ وہی بہتر ہے جو
 امام شافعی کرتے تھے کہ ایک تہائی رات مطالعہ و علم پڑھنے میں جاتی اور دوسری
 تہائی نماز میں اور پچھلی تہائی سونے میں یہ بات جاڑوں میں ہو سکتی ہے اور گرمی میں
 دن کو بت ساسوے طالب علم اسکو شغل علم میں رہنا ذکر و نوافل نماز میں
 لگے رہنے سے بہتر ہے ترتیب اوقات کے باب میں اسکا اور عالم کا ایک حکم ہے
 اتنا فرق ہے کہ جب عالم مشغول افادہ ہو تو یہ استفادہ میں ہے اور جب وقت عالم
 تصنیف تالیف میں ہو تو اسدم یہ حاشیہ چڑھائے کتابت کرے باقی اوقات وہی
 طرح میں جہاں ذکر ہو چکا علم کا سیکنا باقی وظائف سے بہتر ہے اگر کوئی یونہی سیکھے کہ
 لکھتا جائے اور یاد کرے کہ عالم ہو جائے تو جو شخص عامی ہے سجدہ و اہم کے اسکا
 مجلس نہ کرو و عظم و علم میں حاضر ہونا دن وظائف سے اچھا ہے جو بعد صبح و طلوع وغیرہ
 اوقات کے ہم لکھ چکے ہیں کجا جبار کہتے تھے اگر مجلس علم کا ثواب لوگوں کے
 سامنے ظاہر ہو تو وہ اسپر کٹ مرین امیر اپنی امارت چھوڑ دے اور بازاری

اپنی دکان سے دست بردار ہو جائے اس باب میں سالہ اختیاء السعاده لائق
 مطالعے کے ہے حکایت ایک شخص نے حسن سے کہا تھا میرا دل سخت ہو گیا ہے
 کہا مجا لسن کر میں بیٹھا کر نرم ہو جائیگا حضرت نے فرمایا ہر ہم الغوم لا بسی ہم
 جلسہ محارک کسی واعظ خوش بیان پاک کلام نیک سیرت کے کہنے سے کوئی گروہ
 دنیا کی دلیر سے کھل جائے تو یہ اشرف و فائدہ مند تر ہے بہ نسبت بہت سی نماز
 پڑھنے کے باوجود محبت دنیا کے اہل حرفہ جو پیشہ وراپنے عیال کے لیے کما
 کا محتاج ہوا و سکوا جائز نہیں ہے کہ وہ اوکو فاقون سے مار ڈالے اور خود را تین
 فاقون میں ڈوبا رہے بلکہ کام کے وقت بازار جاے اور اپنا پیشہ کرے والد
 کو اس پیشے میں نہ ہولے بلکہ مشغول شعیج و ذکر و تلاوت رہے کہ یہ باتیں کام کرنے
 کے ساتھ ہی ممکن ہیں البتہ نماز کام کے ساتھ میں نہیں ہو سکتی ہے لیکن محافظ باغ
 نماز کا ورد ہی بجا لا سکتا ہے اور جب محترف بقدر کفایت کے کما چکے تو وہی لطف
 معمولی بجالاے جو اوپر ذکر ہو چکے ہیں اور جو اپنی حاجت سے زیادہ ہو وہ دیدہ
 یہ اون اوراد سے بہتر ہے جنکا مذکور اوپر ہو چکا کیونکہ عبادت متعدی عبادت
 لازم سے بہتر ہوتی ہے اور صدقہ و خیرات کی نیت کرنا ایسی عبادت ہے کہ جبکہ
 کو اللہ سے نزدیک کرتی ہے اور دعا و مسلمین سے دگنا ثواب ملتا ہے اصل حلقہ حرفوں
 کی انبیاء علیہم السلام سے ہے حرفہ کا حقیر جاننے والا جاہل ہے بلکہ او سپر ڈر کفر کا
 آتا ہے رسالہ رفواخرہ بشرافہ میں بسط اس مقصد کا بخوبی ہو چکا ہے حاکم

جیسے پادشاہ وزیر رئیس قاضی و ستولی و والی امور سولے شخص کا وظیفہ حق میں
 مسلمین کے حاجتوں کا پورا کرنا اور موافق سنت کے بہ نیت اخلاص و نکی غرضوں
 کا کھانا بہ نسبت وارد خوانی اور تہنچ گردانی کے بہتر ہے یہ لوگ نماز فرض پر اکتفا
 کر کے ادا حقوق عباد میں ڈوبے رہیں اور وظیفہ پڑھنا ہو تو رات کو جتنا بنے
 پڑھ لیں حضرت عمرؓ یہی کیا کرتے تھے فرطے مجھ کو نیند سے کیا دھڑکے اگر میں نگوں
 تو مسلمانوں کو تلف کروں اور اگر رات کو سوتا ہوں تو اپنی جان کو تباہی میں
 ڈالتا ہوں بالجملہ عبادت بدنی پر دوام مقدم ہیں ایک علم دوسرے رفق ساتھ
 مسلمانوں کے یہ دونوں بذات خود ایک عمل و عبادت ہیں حدیث ابو ہریرہؓ
 ایک ساعت عدل کو ستر برس کی عبادت پر فاضلتر فرمایا ہو دواۃ الاصلہ ہونے
 حاکم عادل کو دن قیامت کے عرش کا سایہ ملے گا دواۃ النیخان عن ابی ہریرۃ
 اہل عدل نور کے منبروں پر بجانب ست راست چرشت کریں گے روحاۃ مسلم
 ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ ایک دن امام عادلؓ کل بہتر ہے ساتھ برس کی عبادت سے
 دواۃ الطہرانی و اسنادہ حسن ابو سعید کا لفظ یہ ہے کہ سب سے زیادہ سخت تر عذاب
 میں امام جابرؓ پادشاہ ظالم ہو گا روحاۃ الترمذی و حسنہ افسوس ہے کہ حکام
 اہل اسلام قدر نعمت و نعمت کی نہیں جانتے حدیث عیاض بن حمارؓ فرمایا ہے
 اہل جنت تین ہیں سلطان مقسط یعنی پادشاہ عادل اور مرد مہربان نرم دل ساتھ
 اہل قرابت کے اور عقیف متعفف عیالدار روحاۃ مسلم متوجہ یہ وہ شخص ہے

کہ واحد احد میں ڈوبا ہوا ہو اسکو بجز اسکے کوئی فکر نہواور نہ اللہ کے سوا کسی سے وہ
محبت رکھتا ہو والذین امنوا اللہ حسنا اللہ اور نہ سوا اللہ کے کسی سے ڈرے
اور نہ کسی دوسرے سے توقع نفع و رزق کی رکے اور جب کسی چیز کو دیکے تو اس میں

خدا ہی نظر آئے

در روی خود و تفرج صنع خدا بکن آئینہ خدا ہی نامی فرستمت
اسکو وحدت شہود کہتے ہیں جو جس شخص کا رتبہ اس درجہ تک پہنچ جائے تو اسکو کچھ
ضرورت تقسیم اوقات و ترتیب ظائف کی نہیں ہے بلکہ بعد فرائض کے اس کے لیے
ایک ہی وظیفہ ہے یعنی اللہ کے ساتھ ہر حال میں دل کا حاضر رہنا جو بات اسکو دل میں
گزرے اور جو آواز کان میں پڑے اور جو چیز آنکھ کے سامنے آئے سب میں اسکو
عبرت و فکر مزید حاصل ہو سوا اللہ کے نہ کوئی اسکا محرک ہو اور نہ کوئی اسکا
شخص کے سارے حالات اس لائق ہوتے ہیں کہ اس کے مرتبے بڑھتے رہیں یہی وجہ
ہے کہ ایسے لوگوں کے نزدیک ایک عبادت اور دوسری عبادت میں کچھ فرق
نہیں ہوتا یہی لوگ ہیں کہ اللہ کی طرف بھاگ کر آئے ہیں اور یہی لوگ اس آیت کے
ہیں و اذا عدلتموہم وما عبود الا اللہ فاووا الی الکھف بنشر لکم ربکم رحمۃ
اور اس آیت میں بھی انہیں کی طرف اشارہ ہے انی داہب الی ربی سبھدین میرے
رتبہ صدیقین کی انتہا ہے قال تعالیٰ ففرد الی اللہ طالب آخرت کو نہ چاہیے کہ ان باتوں
کو شکر براہ مغالطہ اپنے نفس میں انکام دے ہو اور اپنے معمولی عبادات میں مستی

کرنے لگے کیونکہ ایسے لوگوں کی یہ شناخت ہو کہ اونکے دلمین کوئی وسوسہ نہ کھٹکے
 نہ گناہ کا خطرہ ہو اور نہ ہجوم ہول و آفت سے اپنی جگہ سے ہلین ۵
 اگر زکوہ فرو غلطہ آسینے نہ عارف ست کہ از راہ سنگ بر خیزد
 ہر شخص کو یہ رتبہ کمان نصیب ہو اسلئے سب لوگوں کے حق میں اختیار کرنا وظائف
 مذکورہ کا اولیٰ ہے فل کل یعمل علی ساکنہ فریکہ اعلمین ہوا ہدی سبلا راہ
 تو سب ہین مگر بعض کو بہ نسبت بعض کے زیادہ ہدایت ہو حاصل یہ کہ لوگوں کے
 طریقے بابت عبادات کے اگرچہ مختلف ہین مگر سب راہ پر ہین سدا احمد اولئک
 الذین یدعون للنعمون الی ربحہا الوسیلہ البھادریہ انہین اگر فرق ہو تو فقط قرب
 کے درجات میں ہو نہ اصل قرب میں اور سب سے زیادہ قریب اللہ سے وہ لوگ ہین جو
 سب کی نسبت زیادہ تر عارف ہین اور سب سے زیادہ عارف وہی ہین جو اسکی عبادت
 زیادہ کرتے ہین کیونکہ جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہو وہ دوسرے کی عبادت نہیں کرتا
 بلکہ اسکے دل میں غیر اللہ کا خطرہ ہی نہیں ہوتا اور وظائف میں کوئی سا وظیفہ ہو اصل
 مداومت اور موطبت ہو حضرت نے فرمایا ہو احکام اعمال الی اللہ ادا ومھا وان فل
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت کے عمل کا حال پوچھا تھا کہا آپ کا عمل دائمی تھا جب
 کوئی عمل کرتے تو پورا اسکو ہمیشہ کیے جاتے ۶ ۶

فضل بابین مغرب و عشا کے عبادت کرنا فضیلت رکھتا ہے

خواہ شخص ذکر و دعا و استغفار و درود و شریف میں ہے یا نوافل پڑھے یہی نماز
 اوامین اور ناشیۃ لیل ہے اسکے بڑے فضائل احادیث میں آئے ہیں کہ تعداد
 رکعات اوامین کا پہلے گز چکا ہو یعنی دو یا چار یا چھ یا سب کعت پس بس ابو سلیمان
 دارانی کہتے ہیں دن کو روزہ رکے اس وقت نماز پڑھے اگر روزہ نہ بنے تو دن کو
 افطار کرے اور یہ نماز پڑھے

فضل رات کو جاگنا اور عبادت کرنا فضیلت ہے

رات کو تلاوت قرآن کی کرے تہجد کی نماز پڑھے بعد نماز فرض کے کوئی نماز نفل
 اس نماز شب سے زیادہ تر باخلاص و نافع تر اور مقبول تر نہیں ہے حدیث ابو ہریرہ
 فرمایا ہے افضل نماز فرضیہ کی نماز شب ہے رواہ مسلم و اہل السنن و ابن جریر
 حدیث بغیرہ بن شعبہ میں آیا ہے کہ حضرت اس نماز میں اتنا کھڑے ہوتے کہ پاؤں سو جاتے
 جب کہا تو فرمایا اھلا کوں عبد الشکور رواہ الشیخان ابوامامہ کالفظ رفعاً
 علیکم نقام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم و فریۃ الی ربکم و مکرمۃ للسیئ
 و منها عن الاعمش رواہ الترمذی و ابن حزمۃ و الحاکم و قال صحیح علی شرط البخاری
 کم سے کم یہ نماز حدیث ابو ہریرہ و ابی سعید میں فعاد و رکعت آئی ہے رواہ ابوداؤد
 و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم حضرت اس نماز کو کبھی ترک نہ کرتے اگر
 بیمار ہوتے یا کسند تو بیٹھ کر پڑھتے رواہ ابوداؤد عن عبد اللہ بن قیس ابن خریب

رات میں ایک ساعت ہوتی ہو اور سدھم بندہ جو کچھ اللہ سے مانگتا ہو وہ اسکو عطا کرتا ہو یعنی خیر دنیا و آخرت سی اور اللہ آخر شب میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور یہ بات ہر رات ہوا کرتی ہو اخبار و آثار اس بنیابین بہت ہیں اور کتب حدیث میں مرقوم ہیں حکایت مالک بن دینار نے ایک ات اس آیت کو پڑھ کر صبح کر دی

۱ امر حسب الذی احضروا السیئات ان نغسلهم کالذین امنوا و عملوا الصالحات
سواء محاسنهم و مما تقم ساء ما لعلکم یعنی صلاح و فاسق برابر زمین ہو فاسق کا جینا برابر ہو حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ایک ات صبح تک اس آیت کی تکرار کی ان تعذبهم فاعلم عبادک وان نعمهم فاکانت العزیز الحکیم حکایت

ایک ات انہوں نے بعد عشا کے وضو کیا پہر اپنی جانناز پر کپڑے ہو کر اپنی داڑھی پکڑی اور آنسوؤں سے گلارک گیا یہ کہنا شروع کیا الہی مالک کے بڑھاپے کو دوزخ کی آگ چرام کر دی تو جانتا ہو کہ جنت میں کون ہو گا اور دوزخ میں کون ہو گا مالکان دوزخ و فریقون میں کون ہو ان دو گروں سے مالک کا گھر کونسا ہے صبح تک یہی کہتے رہے

تو کہ مالک دینار فیتی سہری طریق نیست بجز زہد مالک دینار

حکایت مسروق حج کو گئے تمام سفر ساری رات سجدے میں بسر کرتے حکایت

از ہر بن مغیث نے حور عین کو خواب میں دیکھا کہا تو مجھے نکل کر لے کہا میرے مالک کو سنگنی کا پیغام کرا اور میرا مہر دے پوچھا تیرا مہر کیا ہے کہا بہت سا شہد

فضائل تدبیرات کے جاننے کی یہ ہے

کہ بہت سارے کماے بہت کمانے سے بہت پانی پینا ہوتا ہے یہ پرفیض بہت آتی ہے
 الماء کلاہ قوم سعدی کے نقل سے ہلکار ہنا بڑی اصل ہے سعادت دارین کی
 و ووم یہ کہ دن کو اتنی مشقت دراز نکرے کہ اعضا ست ہو کر رہ جائیں پہر رات
 پڑا سو یا کرے سووم یہ کہ دن کا سونا نہ چھوڑے کہ رات کے اوٹنے کے لیے یہ سونا
 سنت ہے چارم یہ کہ دن کو بہت سے گناہ نکرے گناہ کرنے سے دل سخت ہو جاتا
 اور گناہ اسبابِ حسرت میں طائل ہوتا ہے سفیان ثوری نے کہا تھا کہ میں ایک گناہ
 کے عوض میں پانچ ماہ تک تہجد سے محروم رہا پوچھا وہ گناہ کیا تھا کہا ایک شخص کو
 روتے دیکھ کر دلعین کہا تھا کہ یہ ریاکار ہے ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں کسی شخص سے
 جماعت کی نماز بغیر کسی گناہ کے فوت نہیں ہوتی ہو حکایت سفیان ثوری نے
 ایک اٹ پیٹ بر کے کہا تھا کہ کیا تھا پہر اپنے نفس سے مخاطب ہو کر کہا کہ گدہ ہے کو
 جبٹ یا دہ چارہ دیتے ہیں تو اس سے محنت بھی زیادہ لیتے ہیں پہر ساری رات
 عبادت و محنت شدید میں گزارنے پہنچم یہ کہ غذای حرام مانع ہوتی ہے تہجد سے
 اسکا اثر دل پر اوتا ہوتا ہے کہ جتنا لقمہ حلال کا نہیں ہوتا اس بات کو اہل دل تجربہ
 و شرع سے جان چکے ہیں یہ اسباب ظاہر تھے یہ اسباب باطن سو وہ چار میں ایک
 دل کا مسلمانوں کی کیفیہ اور بدعات و ترددات دنیاوی سے صاف ستھرا ہونا

کیونکہ جو کوئی نہیں ڈوبتا ہوا سکورات کا اٹھنا نصیب نہیں ہوتا اور اگر اڑتا ہے تو نماز میں تامل نہیں کرتا دوسرے غالب ہنا خوف کا دلپہ اور زندگی کی توقع کم ہونا جب آگ کے طبقات کو سوچا تو نیند اڑ جائیگی اور خوف بڑھ جائیگا تیسرے شب بیداری کا ثواب معلوم کرے تاکہ شوق جنت کا جوش مارے حکایت ایک نکیعت ہمارے پہر کر اپنے گہر آئے بی بی نے بستر درست کیا اور افقی نظر رہی وہ ساری رات مسجد میں جا کر نماز پڑھتے رہے صبح کو بی بی نے گلہ کیا کہ امین جنت کی ایک حور کے سوچ میں تھا اس شوق میں جاگتا رہا گہراور بی بی کو بھول گیا چوتھے سوا شرف اللہ کی محبت ہو تو من اس محبت کی وجہ سے تنہائی دوست ہو گا اور مناجات کی لذت اوشائے گاہ

مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کردہ است بطبع من بکس کم ساختن بسیار میا زد
 محب کو یاد محبوب میں رات بہر نیند نہیں آتی ہے بلکہ اگر محبوب پر دے کی آڑ میں اندھیرے مکان میں ہو تب ہی محب کو فقط اس کے پاس ہونے سے لذت ملتی ہو
 گوا دسکی طرف ندیکھے اور نہ کسی امر کی طمع ہو

رہین دیدہ شب زندہ دار خوشستم کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را
 فضیل بن عیاض فرماتے تھے جب سورج ڈوبتا ہو تو میں خوش ہوتا ہوں کہ اپنے رب سے خلوت نصیب ہوگی اور جب سورج نکلتا ہو تو سوچ کرتا ہوں کہ لوگ میرے پاس آئینگے رات رحمت کی لپٹوں کی ساعت ہوتی ہے

فضل شب بیداری سات طرح پر ہی

ایک یہ کہ ساری رات جاگے یہ طور اون عابدون کا ہی جو خاص عبادت کے لیے ہو رہے ہیں اور اللہ کی مناجات سوزت پاتے ہیں اور رات کا جاگنا اون کی غذا ہو گیا ہی چالیس تابعی اسی طرح کے تھے کہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھا کرتے دو م یہ کہ نصف شب جاگے اس قسم کے لوگ سلف میں بیشمار تھے اسکا طریق یہ ہو کہ شب کی اول تنائی اور پچھلا چٹا حصہ سووے تاکہ جاگنا اور عبادت کرنا بیجا بیچ میں ہو یہ صورت افضل ہے سو م یہ کہ تنائی رات جاگے نصف شب اول اور چٹے حصے پچھلی شب میں سووے یعنی کہ آخر شب میں سونا اچھا ہی اس سے صبح کو اذکرہ نہیں آتی ابو ہریرہ نے کہا کہ یہ لیٹنا صبح سے کچھ پچھلی سنت ہی صحت داود علیہ السلام اسی طرح کرتے تھے یہ سونا سبب کاشفہ و مشاہدہ کا ہے کہ غیب کے پردوں کے پیچھے سے اہل دل کو حاصل ہوا کرتا ہی چارم یہ کہ رات کا چٹا حصہ یا پانچواں حصہ جاگے اسکے لیے یہ بہتر ہی کہ نصف آخر شب میں ہو اور بعض نے کہا کہ رات کا پچھلا چٹا حصہ جاگے پنجم یہ کہ جاگنے کا کچھ انداز ہی نہو کیونکہ شب کا ٹھیک ٹھیک مقدار یا نبی وحی سے جانے یا بہت شناس اور ایک آدمی چاند دیکھنے کے لیے مقرر کرے آمین یہ وقت ہو کہ ابر کی راتوں میں دشواری پڑتی ہے اس لیے یہ مناسب ہے کہ اول شب میں اتنا جاگے کہ نیند آجائے پھر جب آنکھ کھلے

تب اوٹھکر عبادت کرے اور جب نیند کا غلبہ ہو تو سو رہے اس صورت میں ایک شب میں دو بار سونا دو بار جاگنا ہو گا یہ سب اعمال سے سخت تر و فضلت تر ہے حضرت کی عادت شریف یہی تھی اور بہت سی صحابہ و تابعین اسی طریق پر تھے اور حضرت کا جاگنا مقدار کے اعتبار سے ایک طور پر تھا کہ نصف شب جاگتے کہی تھائی کہی دو تھائی کہی چٹا حصہ سالنام کی راتوں میں یہی نہج مختلف ہوتا تھا ششم کمر مقدار جاگنے کا یہ ہو کہ بقدر چار رکعتوں یا دو رکعتوں کے جاگے اور اگر وضو کرنا مشکل ہو تو ایک ساعت قبلہ رخ ذکر و دعائیں مشغول ہو کر بیٹھے انشاء اللہ تعالیٰ یہ شخص اللہ کی رحمت و فضل سے تجدد گزاروں کے گروہ میں لکھا جائیگا باجمہ جو شکل جسکو آسان ہوا و سکو اختیار کرے ہر قسم یہ کہ جب رات کے ٹھیک درمیان اوٹھنا مشکل ہو تو مابین مغرب و عشا اور بعد عشا کے وقت کو عبادت سے خالی چھوڑے پھر صبح صادق پہلے سحر کے وقت اوٹھ کر اہوینہ کرے کہ صبح صادق سونے میں گزر جائے اس صورت میں رات کے دو دنوں طرفوں میں جاگنا اور عبادت بجا لانا ہو گا

فضل برسن بھر میں چلتی راتیں عمدہ ہیں اور کیا بیان یہ ہے

کہ سال میں پندرہ راتیں ہیں طالب آخرت کو اونے غافل ہونا چاہیے کہ وہ راتیں میری اوقات و تجارت کی جگہ ہیں ورنہ پھر مراد کو نہ پہونچے گا چہرے راتیں رمضان کی پانچ تو اخیر عشرے کی طاق راتیں ہیں یعنی ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ انہیں شب قدر کی جستجو

کیجاتی ہے ایک ۷ شب رمضان کی ہر صبح کو یوم الفرقان در یوم تقی شعبان
 ہوا تھا اسی روز میں جنگ بدر ہوئی تھی ابن الزبیر نے کہا کہ یہ رات شعبان ہر
 باقی نورائین یہ ہیں شب غرہ محرم شب عاشورا شب اول ماہ جب ۵ آرجب
 ۶ آرجب اس رات سراج ہوئی تھی مگر اس رات کی نماز جسکو لیلۃ الغائب کہتے ہیں
 بدعت ہو سنت ہو ثابت نہیں ہے ۷ شعبان تلف اس رات میں نماز نفل پڑھتے
 شب عرفہ شب ہشتم و نهم عیدین باقی رہے ۸ سالہام کے سوا ونیس دن میں
 جنہیں وظائف کا پیالہ پڑھنا مستحب ہے ایک عرفہ دوم عاشورا سوم ۴ آرجب
 چہارم ۵ دن رمضان کا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پنجم ۶ دن شعبان کا ششم
 جمعہ کا روز ہفتم عید کا دن اور دس دن حجہ کے انکو ایام معلومات کہتے ہیں چونکہ
 عرفہ پہلے گزر چکا تو یہ نوروز ہوئے اور تین دن ایام تشریق کے گیارہ بارہ تیرہ
 انکو ایام معدودات کہتے ہیں آئس نے کہا ہے کہ جب جمعہ بھی طرح گزر جاتا ہو تو ب
 دن اچھے گرم تے ہیں اور جب رمضان سلامت رہتا ہو تو تمام سال سلامت رہتا
 اہل علم نے کہا ہے جو کوئی دنیا میں پانچ دن اپنی لذتوں میں رہیگا وہ آخرت میں لذت
 نپائیگا مراد اس سے دور روز عید کے اور ایک دن جمعے کا اور ایک دن عرفے کا
 اور ایک دن عاشورے کا ہے اور ایام ہفتے میں بہتر دن جمعرات اور پیر کا ہوا میں
 اعمال طرف اللہ تعالیٰ کو ڈھکے جاتے ہیں اور روزہ رکھنے کے لیے جو مجھے اور
 دن اچھے ہیں وہ یہ ہیں اول ماہ رمضان اسکا روزہ فرض عین ہے اور تارک عمد

اسکا کافر ہے مثل تارک نماز کے یہی حکم تارک زکوٰۃ و حج کا بھی ہے دوم چہ روزے
شوال کے سوم نوروز سے اول عشرہ ذیحجہ کے چہارم تین روزے ایام بیض کے
۱۲ ۱۱ ۱۰ اور چاہے ہر عشرے میں ایک روزہ رکھے یا ایک مہینے میں شنبہ
یک شنبہ دو شنبہ کو اور دوسرے مہینے میں شنبہ چار شنبہ پانچ شنبہ کو اور فضل صیام
صوم داود علیہ السلام ہے کہ ایک دن صوم ہو اور ایک دن فطار اور صوم دہر منع ہے
اسی طرح روزہ رکھنا تنہا دن جمعے کے یا تنہا دن سنچر کے اور دن عید کے روزہ
رکھنا حرام ہے اسی طرح ایام تشریق میں اسی طرح استقبال کرنا رمضان کا ایک یا دو
صوم سے مگر یہ کہ کسی کی عادت میں آ پڑے ہے

فضل آخرت میں درجات و درجات جہنم کی تقسیم کس طرح ہوگی

دنیا اس عالم ظاہری کا نام ہے اور آخرت عالم غیب کا نام ہے دنیا میں انسان کی وہ حالت ہے جو موت سے
پہلے ہے اور آخرت میں وہ حالت ہے جو بعد موت کی ہوگی سو دنیا کی زندگی آخرت کو مقابلہ میں ایسی ہے جیسے انسان کی
خواب مقابلہ میں جاگنے کے حدیث میں آیا ہے الناس نيام فاذا ماتوا انتہوا
دنیا خوابیت زندگی دروی خوابیت کہ در خواب یہ بینی آزا
آخرت میں لوگوں کے بہت سے اقسام ہونگے اور سعادت و شقاوت میں
اونکے درجات و درجات میں ایسا تفاوت ہوگا جسکا حصر نہیں ہو سکتا ہے
جس طرح کہ لوگ دنیا کی سعادت و شقاوت میں بھی مختلف الاحوال ہیں ہم افراد

درجات کے نہیں گن سکتے اس لیے اجناس کا حصر کرتے ہیں کہ آدمی قیامت میں
خواہ مخواہ چار قسم کے ہونگے اول تباہ کار و ہالک دوم معذب سوم ناجی چہارم
فائز مثال اسکی دنیا میں یہ ہو کہ ایک پادشاہ کسی ولایت کو مسخر کرے تو بعضوں
کو قتل کرے یہ اول گروہ ہو اور بعضوں کو مدت تک ایذا دی یہ دوسرا گروہ ہے
اور بعضوں کو چھوڑ دے یہ تیسرا فرقہ ہو اور بعضوں کو خلعت عنایت فرمائے
یہ چوتھا فرقہ ہو پھر اگر پادشاہ عادل ہے تو یہ باتیں اسکی بی موجب نہ ہونگی قتل
اوسکو کریگا جو اسکی سلطنت کے استحقاق کا مستحق اور اس کے دوست کا دشمن
ہوگا اور ایذا اوسکو دیگا جو اسکی سلطنت کا معزق تھا لیکن خدمت میں مقصور کرتا
اور رہا اوسی کو کریگا جسکو اس کے رتبہ سلطنت کا اقرار تھا مگر خدمت نہ کرنے سے
نہ مستحق خلعت کا ہو اور نہ تقصیر خدمت مستحق عذاب کا اور خلعت و نہیں دیگا
جنھوں نے ساری عمر اپنی اسکی خدمت و نصرت میں گزاری ہے پھر یہ بھی ضرور
ہو کہ جسے جیسی خدمت کی ہوگی اوسکو ویسی ہی خلعت حسب مراح کے دیگا اور
قتل کے بھی درجات متفاوت ہونگے کہ بعض کی فقط گردن ماری جائے اور بعض کو
ناک کان ہاتھ پائون کاٹ کر ہلاک کیا جائے یعنی ان کے عناد و انکار کے درجہ
بموجب و نکاح قتل ہوگا اسی طرح معذبین کے درجات متفاوت ہونگے کسی کو کم
کسی کو زیادہ کسی کو تھوڑی مدت کسی کو بہت دوزخ تک اس صورت میں درجات
بے گنتی ہو سکتے ہیں اسی طرح قیامت میں ان چاروں گروہ کے درجے بیشمار ہونگے

مثلاً چوتھا گروہ جو فائزین کا ہے یعنی کامیابی والوں کا اونہیں کوئی جنت عدن میں
 کوئی جنت ماونی میں کوئی جنت فردوس میں ہوگا اور فرقہٴ معذبین میں کسی کو ہوش
 دن عذاب رہیگا اور کسی کو ہزار برس اور کسی سات ہزار برس اور یہ شخص سب
 پیچھے دوزخ سے نکلیگا اسی طرح فرقہٴ ہالکین جو خدا کی رحمت سے ناامید ہوئے ان کے
 درجات مختلف ہونگے غرض کہ جسطرح کی طاعت و معصیت جس کسی سے ہوئی ہے
 اسی طرح اس کو درجات و درجات کا استحقاق ہوگا اول درجہ ہالکین کا ہے یہ وہ
 لوگ ہیں جو رحمت خدا سے ناامید ہیں یہ فرقہٴ منکرین کا ہے جو خدا سے منہ پھیر کر
 نرے دنیا کے ہو رہے ہیں اور اللہ کو اور اس کے رسولوں کو اور اس کی کتابوں
 کو جھٹلاتے ہیں کیونکہ مدار سعادت اخروی کا اللہ سے قریب ہونے اور اس کے
 دیدار سے مشرف ہونے پر ہی سو یہ نعمت غلطی بدون اس شناخت کے ممکن نہیں ہے
 جس کو ایمان و تصدیق کہتے ہیں اور یہ منکرین اس کی تکذیب کرتے ہیں اسی لیے
 یہ اللہ کی رحمت سے ابدالاً بابت محروم رہینگے اور اسی تکذیب کی وجہ سے انھیں
 عن دھم یہی صحنہٴ لمحی ہون کے مصداق بنینگے اور ظاہر ہے کہ جو اپنے محبوب سے
 جدا رہتا ہے تو درمیان اس کے اور درمیان اس کی آرزوی دل کے ایک حجاب
 حائل ہو جاتا ہے اسی سبب سے منکر لوگ آتش فراق آہی میں مدام جہنم میں جا رہے ہینگے
 اور اسی جگہ سے عارفوں کا یہ قول ہے کہ بھونڈا آتش دوزخ کا ڈر ہے اور نہ حوران
 بہشتی کا شوق بلکہ مطلب ہمارا دیدار آہی ہے اور گریز فقط حجاب ہی ہے و لہذا ادنیٰ

عبادت بی خوف و طمع کے ہوتی ہے

تو بندگی چوگدایان بشرط مزد و مکنت کہ خواجہ خود روش بندہ پرور می اند

وہ کہتے ہیں کہ اگر جنت و دوزخ نہ ہوتی تو کیا اللہ تعالیٰ مستحق عبادت کا اور ہم لائق

عبودیت کے نہ تھے لیکن عبادت کرنا بطبع جنت و خوف ناکچہ خلاف منشا شرع

شریف نہیں ہے بلکہ منجملہ حسنات مطلوبہ کے ہے یدعون دہم خفا و طمعاً

اور فرمایا ان الله اسئزى من المؤمنين انفسهم واما الحمد ان لهم الجدة

اور یہ ضرور نہیں ہے کہ ہر ایک انسان ایسا دل رکھتا ہو اگر سب لوگوں کے دل ایسے

ہوتے تو اللہ یہ کیوں فرماتا ان في ذلك لذكرى لمن كان له قلب ولقى السمع

وہو شہید یا بھلہ درجہ ہلاک کا اور نہیں لوگوں کو ہوگا جو جاہل و کذب خدا و رسول

و کتبے یوم آخر و قدر و بعث بعد الموت کے ہیں اسکی دلیل قرآن حدیث میں کثرت

ہیں و وسرارتیہ اون لوگوں کا ہے جنکو عذاب ہوگا یہ وہ فرقہ ہے کہ اصل ایمان

تو رکھتا ہے مگر مقتضای ایمان کے موافق و فاکر نے میں قاصر رہا مثلاً اصل ایمان توحید

ہو اب اگر کوئی شخص اپنی خواہش نفس کا پیرو ہو تو اسکا معبود وہی ہو اسکی ہوا می

نفس ہے اور وہ شخص صرف زبان سے توحید کہتا ہے اصل توحید اسکو حاصل نہیں ہے

افرنیت من اتخذ الله هواه اصل توحید جب حاصل ہو کہ کلہ لا اله الا الله اور

اس آیت کا قل الله ذرهم فی خوضہم بلعون ایک مطلب سمجھو اس طرح

کہ غیر اللہ کو بالکل چھوڑ دے اور اس آیت کے معنی بھی جانے ان الذین قالوا

وبسأله الله فاستعماوا یہ صراط مستقیم جس پر قائم ہونے سے توحید کامل ہوتی ہے
 بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے جیسے کہ آخرت میں پل صراط ہوگا
 اسی لیے ہر ایک آدمی میں کچھ نہ کچھ میل اس راہِ راست سے ضرور ہوتا ہے اس سے درجۂ
 قرب میں بھی نقصان آتا ہے اور یہ نقصان کے ساتھ دو آگین لگی ہوئی ہیں ایک
 آگ اس نقصان کی دوسری آگ جہنم کی جس کا ذکر قرآن میں ہے مگر شدت و خفت
 اس عذاب کی دو امر پر منحصر ہے ایک قوت و ضعف ایمان دوم کثرت و قلت اتباع
 خواہش نفس اکثر لوگ ان دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہی رکھتے ہیں اسی
 جہت سے آتش پر گزرنے کا بھی ضرور ہے یہی قال تعالیٰ وان منکم الا واددہا کانت
 علی ربک حتما مضیبا ثم نفعی الذین انعموا وندار الظالمین فہا حنا سلف کو یہی
 ڈرتا کہ رو و آتش کا تو معین ہے اور نجات مشکوک ہے بالجملہ اختلاف عذاب کا
 بحسب اختلاف قوت و ضعف ایمان اور کثرت و قلت طاعات اور کمی بیشی عبادت
 کے ہوگا جس قدر گناہوں کی برائی اور کثرت ہوگی اتنا عذاب بھی شدید و کشیدہ ہوگا
 اور جس قسم کی خطا ہوگی اسی قسم کا عذاب بھی مختلف ہوگا اب جو شخص اصل ایمان کو
 مضبوط کر کے تمام کبائر سے بچ گیا اور ارکان پنجگانہ اسلام کو اچھی طرح ادا کر گیا اور
 اس کے ذمے فقط چند صغائر ہونگے جن پر مصرعہ تھا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے
 فقط حساب سیر ہوگا کسی طرح کا عذاب نہ ہوگا بان زمرہ مقررین یا اصحاب یمین
 ملنا اور جنت عدن یا فردوس میں جانا یہ منحصر ہے اقسام ایمان پر کیونکہ ایمان دو طرح ہے

ہر ایک تقلیدی جیسے عوام کا ایمان کہ جو کچھ سنتے ہیں اسکو سچ جانتے ہیں اور ہمیشہ اوسی پر رہتے ہیں دوسرا ایمان تشفی کہ نور الہی سے سینہ کھل جائے اور اس تسبیح اللہ صمدہ لا سلام الہی و آلیہ ربک المسبحی جمہ میں آجائے کیونکہ سوا اللہ و اس کے صفات و افعال کے کسی کو کچھ ہستی نہیں ہر کل ص علیہما ان تو اس قسم کے ایمان والے مقرب ہونگے فردوس اعلیٰ انکا مقام گاہ پر انکے بہت سی اصناف میں جتنا تفاوت معرفت میں ہوگا اتنا ہی فرق مراتب قرب میں ہوگا درجات عرفان کے بچہ میں اسلیئے کہ نہ جلال کا معلوم کرنا ممکن نہیں ہر ہر عارف بقدر اپنے معرفت کے بہرہ یاب ہوتا ہے رہا وہ شخص جو ایمان تقلیدی رکھتا ہے سو وہ اصحاب یمین کے زمرے میں تو ہوگا لیکن درجہ ادسکا درجہ مقربین ہی کہ ہوگا پھر اصحاب یمین کے بہت سی مدارج ہیں انہیں کا اعلیٰ درجے والا مقربین کے ادنیٰ درجے والے کے قرب قرب ہوگا یہ حال اور شخص کا ہے جو کبار سے محبت نہ اور فرائض خمسہ اسلام کا ادا کرنے والا ہو رہا وہ شخص جسے ایک یا زیادہ گناہ کبیرہ کیا ہے اور بعض ارکان اسلام کو چھوڑ دیا ہے سوائے شخص اگر موت سے پہلے توبہ نہ خالص کر لیا تب یہ کیا ہوگا جیسا کہ وہ شخص نکو تھا اور اگر توبہ نہ کر لیا تو وقت موت کے اس کے حال کا خوف ہے کہ کیا توبہ اگر اس گناہ کے اصرار پر ہوگی تو کیا عجب ہے کہ ایمان انہیں نہ ملے اور انجام برابہ خصوصاً جبکہ ایمان تقلیدی تھا اور عارف اہل بصیرت پر خوف ہو رہا تو کتر ہوتا ہے قلعہ میں بعد عذاب پور ہونے کے درجات اصحاب یمین میں مل جائینگے اور عارف اہل بصیرت اعلیٰ علیین میں

چاہا ونگے تیسرا درجہ نجات والوں کا ہے نجات سے مراد صرف پہنچنا ہے نہ سعادت
 و فلاح یہ لوگ ایسے ہونگے کہ نہ انہوں نے خدمت کی کہ خلعت پائیں اور نہ قصو کیا
 کہ عذاب ملے غالب یہ ہے کہ یہ حال کفارین سے جانیں اطفال اور بیہوشوں کا ہوگا
 جنگ و دعوت اسلام نہیں پہنچی ہے اور شہروں سے دور رہتے تھے اور عمر ان کی
 جمالت و عدم معرفت میں گنگائی ایسے لوگوں کو نہ معرفت ہے نہ انکار نہ طاعت ہے
 نہ محصیت نہ کوئی وسیلہ ہے کہ قرب الہی حاصل ہونے کوئی خطا ہے کہ خدا سے دور جدا
 کرے اس لیے ایسے لوگ نہ اہل جنت ہیں نہ اہل نار یہ ایک ایسی جگہ میں رہینگے جو دنیا
 جنت و نار کے ہے جسکو شرع میں اعراف کہتے ہیں مگر کسی فرقے کو یہ کہنا کہ وہ قطعاً
 اعراف میں ہیں ہیگا امنطی ہے اسکی اطلاع ٹھیک ٹھیک عالم نبوت میں ہو لیا و
 علما کے رتبے کی ترقی اس درجے تک بعید ہے اس مقام میں اشتباہ غالب تر ہے
 چوتھا رتبہ اہل فلاح کا ہے یہ لوگ بدون تقلید کے عارف ہونگے اور یہی مقرب
 و سابق ہیں اس لیے کہ مقلد کو اگر فی الجملہ فلاح ہوگی تو بھی زمرہ اصحاب میں ہی ہیں
 رہیگا اور یہ لوگ مقرب ہونگے اور جو کچھ انکو ملیگا وہ حد بیان سے باہر ہے اور جو بیان
 ہو سکتا ہے وہ اسی قدر ہے جو قرآن میں یا حدیث میں مذکور ہے یہ بیان ہر سالہ
 ہادی القلوب الی درجات الجنات النعم میں لکھا ہے آمد و رسول کے بیان سے زیادہ کیا کوئی
 کہیگا آمد نے اجمالاً فرمادیا ہے فلا تعلم نفس ما احفی للہ من قرۃ اعین جزاء ہا
 کا فاعلمون اور حدیث قدسی میں ارشاد کیا ہے اعدت لعبادہی الصالحین

ما کلا من دأب ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب سر عارفون کا مقصود وہی
 حالت ہوتی ہے جو کسی بشر کے دل پر اس عالم میں نہیں گزر سکتی اور جو تصور موعودہ
 اور شہد و شراب لنگن و زیور جو جنت کی چیزیں ہیں عارف اور پیر حرص نہیں کرتے
 اور اگر ان کو یہ چیزیں دیجاوئیں تو وہ ان پر قناعت نہ کریں گی بلکہ طالب لذت و دیدار کے
 ہونگے کہ غایت سعادت و تمام لذت اور اتہار نعمت یہی ہو رہا ہے بصریہ سو کہا تھا
 تمھاری رغبت جنت میں کیا ہوگی کہا الجاد حد الدار یعنی اول صاحب خانہ پر خانہ
 معنہ اوہ لوگ جو کہ عبادت بطبع جنت و خوف ناکرتے ہیں وہ ہی اس مقصود سے
 فی الجملہ خالی نہیں ہوتے ہیں و لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے للذین احسنوا الحسنة
 و زبادة حسنی سے مراد جنت ہے اور زیادہ سے مراد دیدار آہی اور فرمایا فین جنح
 عن النار و ادخل الجنة فقد قاد و ما الحماہ الدماء الامعاء الغرود اور فرمایا
 و ان الدار الاخرة لمی الحيوان لوکا نوا یعلمون اس فصل کے اجمال کی تفصیل رسالہ
 توزیع العباد میں لکھی گئی ہے اور پوری تحریر اسکی غزالی رحمہ نے فرمائی ہے لیکن اس میں
 بعض ظواہر احادیث کی تاویل معنوی کی ہے وہ ٹھیک نہیں ہمارا ایمان ظاہر کتاب عز
 و واضح سنت مطہرہ پر ہے جو شخص طالب فلاح آخرت ہو اسکو ضرور ہے کہ رسالہ لسان
 العرفان اور رسالہ منجیات و مہلکات کو مطالعہ کرے کیونکہ یہ زمانہ بوجہ قرب ساعت
 کے ہلاک کا زمانہ ہے اسوقت میں کوئی شخص منجملہ ہر شے اشخاص مذکور کے اپنا وظیفہ بجا
 نہیں لاتا اکثر خلق نے اسی دنیا کی زندگی کو حیات سمجھ لیا ہے اور آخرت سے بالکل انکار کیا

یا غفلت اختیار کی ہے حالانکہ زوال و فنا کی دنیا کا ملاحظہ رات دن کرتے رہتے ہیں
 لیکن باز و برگ سفر آخرت کا مہیا نہیں کرتے عباد و عباد کا وجود کیمیا و غنقاہ کو نام کے
 عابد عالم بہت ہو جو دین چور اتدین شیطیات و بدعات و گفتگو و مبادلہ و مکارہ میں
 رہتے ہیں طالبان علم کو دیکھو تو علوم دین نہیں سیکھتے فنون معیشت کے حامل کنہیز
 سرگرم رہتے ہیں اور مقصود سب کا کسب نیا ہی نہ طلب آخرت حکام کو دیکھو تو سب کے
 سب کلع بن کلع ہیں ظلم کو عدل جو رکوا انصاف کہتی ہیں اہل حرفہ کو دیکھو تو سب
 دروغ و غلو و غاباز خائن غیر امین ہیں انکو اپنے وظیفے سے کیا کام انکا وظیفہ کیا مال
 حرام کا بازار و زمین ہے رہے موحیدین سوا و انکی حکایتیں کتابوں میں لکھی ہیں
 انکلمہ سے کسی کو نہیں دیکھا اور جنگو انکلمہ سے دیکھا ہو وہ ملحد ہیں نہ موحید یعنی وحدت
 وجود اور کایمان ہر اور ترک و امر و نواہی اور کائنات جہلاناتان درگور و مسلمان
 و کتاب اس جگہ اس آیت شریف کو ہر دم پیشینا و خاطر رکھنا چاہیے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
صَلِّ عَلَى الَّذِينَ لَا يَرْبُونَ علو فی الارض و لا فساد و العافیة للبعس سأل
 الله لنا و لكم العافیة فی الدنیا و الآخرة و نزوح سبحانہ و تعالیٰ ان لا یجعل لنا
 اکبرھمنا و لا یملع علمنا و لا یعلنا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** ہر دو فنا خاتمہ حسنی و عاقبہ **اَسْمٰ**

خاتمہ خیالہ

ابن عباس کہتے ہیں حضرت صحابہ کرامؓ تھے چنانچہ کہ کوئی سورت قرآن کی

تعلیم کرتے تھے فرماتے کہ واللہ ما فی اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک
 من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المسيح الدجال واعوذ بک من فسة
 المحار والمات رواه مالك ومسلم وابوداود والترمذی والنسائی ابوہریرہ
 کا لفظ رفعایہ ہر پناہ نہیں مانگتا کوئی بندہ اگل سے سات بار لکن اگل کہتی ہر ارب
 تیرے فلان بندے نے مجھے پناہ مانگی ہے تو اسکو پناہ دے اور نہ سوال کرتا
 کوئی بندہ جنت کا سات بار لکن جنت کہتی ہو کہ ارب تیرے فلان بندے نے
 مجھکو مانگا ہو تو اسکو جنت میں داخل کر رواہ ابوہریرہ باسناد علی سوط السجین حدیث
 ابوہریرہ میں فرمایا ہو قال اللہ عز وجل اعد د لعبادی الصالحین ما لا عد
 رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر افرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما
 احسی لہم من قرۃ اعین رواہ الشیخان والترمذی والنسائی وابن ماجہ یہ
 حدیث قدسی ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہو طیار کی ہر مینے اپنے نیک بندوں کھلیے
 وہ چیز جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی بشر کے دل پر اسکا خطرہ گذرا
 تم چاہو تو یقین پڑ ہو وہو سرالفظ ابوہریرہ کا رفعایہ ہر میدان سوط احد کہ فی الجحہ
 جبر من الدسا وصلھا معها ولعاب قوس احد کہ من الجحہ خرم من الدسا و
 متلھا معها الحدیث رواہ احمد باسناد حد والبخاری ولعظہ لعاب قوس
 فی الجحہ خرم ما تطلع علیہ الشمس رواہ الترمذی وصحیحو ولعظہ وموضع
 سوط فی الجحہ خرم من الدسا وما فیہا وافرؤا ان شئتم من حرج عن النار واد
 حل

الجہ فقہان زوما الحماۃ الدنیا الا مباع العہد ر رواہ الطبرانی فی الاوسط
 باسناد رواہ الصمیم ولعظہ لموضع سوط فی الجنة خیر مما بین السماء
 والارض وان حبان ولعظہ لقاب فوسل حدکھ وموضع ودم من الجنة حد
 من الدماء وما فيها انس کالغفر فعا یون ہر لقاب فوسل حدکھ او موضع فودہ
 فی الجنة خیر من الدنیا وما فيها رواہ السجکان والدرمذی قاب یعنی قدس
 یعنی اندازہ اور قد بکسر قاف یعنی سوط یعنی تازیانہ ہر اساسہ بن زید کتبی میں ہر
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر اہل شجر الجنة فان الجنة لا حطرها
 ہی و رب الکعبۃ نور دین الاکلا و روحا ہ ہر وقصر مستیل و ہر طرد و تمرہ
 نصیحة و زوجہ حسناء جمیلة وحلل کدرہ ومقام فی الدار فی دار سلیمۃ و قاف
 و حصرة و حبرة و لعمہ فی محلہ عالیہ لہمة قالوا نعم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لہا قال فلو انتاء اللہ فقال القوم انساء اللہ رواہ ابن ماجہ وان انی الدنا
 والذاردان حبان فی صحیحہ والسمعی ذکر سے ان احادیث کے اس جگہ یہی
 غرض ہو کہ اہل وظائف مذکور اگر اپنے اعمال میں مستقیم الحال رہیں گے تو ان کا انجام
 یہ مقام عالی ہو گا بیان نعیم جنت و اہل جنت میں ہمارا رسالہ ہادی القلب السلیم الی
 و بہات جنات النعیم بحوالہ آیات کتاب عزیز اور سنت مطہرہ کے بغایت جامع و
 مفید ہوا تھی طرح دوسرا رسالہ بیان ابواب ثمرین النذیر العریان من رکات النیران
 واعظ خوش بیان ہر اللہ تعالیٰ ہو گا کہ ہر پچاسے ہم دونوں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں

اور بہشت برین کا سوال کرتے ہیں ہم کو اپنے عفو و وسیع و رحم فرمادے جو دھم اور کرم ہم
 سے جنت میں لیجائے حدیث ابو سعید خدری میں فرمایا ہر اہل جنت اپنا اوپر سے
 اہل عرف کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح کو کب درخشان کو کنارہ مشرق و مغرب میں
 ڈوبتا ہوا دیکھتے ہیں یہ اس لیے کہ ان کے درمیان تفاضل ہو گا کہ اس اور رسول خدا ﷺ
 انبیاء کے ہونگے غیر وہاں تک کہ ہر ایک کو پہنچ سکتا ہو فرمایا بلی والدی نفسی بسدہ
 رجال امنوا باللہ وصدقوا المرسلین رواہ الشیخان والذاری لفظ ایمان باللہ تصدیق
 رسل میں اعمال صالحہ داخل ہیں کیونکہ ایمان کے کچھ اوپر ساٹھ شعبے ہیں وہ سب
 افعال حسنہ ہیں اور تصدیق اسی کو چاہتی ہے کہ تصدیق کرنے والا پیغمبروں کے
 کہنے پر چلے آسے معلوم ہوا کہ کتاب سنت کا متبع اعتقاداً و عملاً و قولاً و حالاً اور
 بڑے مرتبے والا ہو گا انسان ایمان درست کر کے وظائف اسلام پر جہان تک ممکن
 ہو سقامت کرے پھر دیکھے کہ اللہ کی رحمت کیا احسان و اکرام و انعام اور سپر
 کرتی ہے اور فقط زبان سے باتیں بنانا اور ارکان خمسہ سلام پر بخوبی قائم نہ ہونا
 یا نوافل طاعات سے محروم رہنا ہوس خام کا پکنا ہوا ہو شیا و عقل آدمی اعمال
 کو ہرگز لائق مغفرت و رحمت کے خیال نہیں کرتا ہو اور احمق شخص لائق خطاب
 اور التفات اہل دین کے نہیں ہوتا ہو اکثر خلق دام غرور شیطان و نفس مارہ میں
 گرفتار ہے اور مجرور جا پر قانع حالانکہ خوبی رجا کی یہ ہر کہ عمل صالح کرے اور پہلے اللہ
 تعالیٰ سے ڈرے اور اسید مغفرت ذنوب کی رکھے اور خوبی خوف کی یہ ہر کہ باوجود

کثرت معاصی کے اوکلی حمت و جواد کے غضب پر سابق ہونا امید نہ ہو کہ بطرح
اسن اوکے مکرے کفر ہے اسٹی سرج نا امید ی اوکے الطاف سے کفر نہ ہو خوشخص
اس آیت کو یاد رکھنا کہ حسب الذی اجدوا السبب ان یصلحکم کالذبت
امنوا و عملوا الصالحات سواء محاسنهم و معاصیهم ساء ما یحکمون اللہ سیرامید
کہ وہ عامل صالح ہو جائیگا اور صدق اس آیت کا شیر گاہی یا عبادی الذین یفوا
علی انفسهم لا تعظوا من رحمہ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو العفو
الرحیم اب میں اپنی اس راز نفسی کو اس تہا پر ختم کرتا ہوں

شندیم وعدہ دیدار فردست	حصول بدعا موقوف انجاست
ازین خرم دل جان در گدازست	قیامت بس دور و دور ازست
بباغ حبیلوہ سر و خود بر نشاز	سرت گردم قیامت جلوہ گراست
اسیر طرز و انداز حبلاست	کہ خواند از شوق بیستی حسب عالم
برا فکن پردہ از رخ بے محابا	یکے کن وعدہ امروز فردا

واللہ اعلم بالصواب

یہ رسالہ دور و زمین عشرہ اخیرہ ماہ ذیحجہ ۱۳۸۵ ہجری کو ختم ہوا ختم اللہنا
کرمہ و زیادہ و زرقانی الدارین بسند و

کرمہ موجبات سعادت

آمین